سوال

(640) مخفی عادت اور غسل نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اٹھارہ سال کاایک نوجوان ہوں ۔ میں تین سال سے مخفی عادت (مشت زنی) میں بتلاہوں کہ اس میں مجھے لذت محسوس ہوتی ہے ۔ لیکن اکثر وبیشترمجھے اس سے ندامت ہوتی ہے اور ضمیر ملامت کرتاہے ۔ اس بری عادت کے بعد میں کبھی تو غسل کرلیتاہوں اور کبھی غسل بھی نہیں کرتا خصوصا موسم سرما میں جب سردی زیادہ ہوتی ہے میں غسل نہیں کرتا اور اب یاد نہیں کہ غسل کے بغیر میں نے کتنی نمازیں پڑھی ہیں ۔ رمضان 1402ھ میں دن کے وقت روزے کی حالت میں بھی یہ کام کرتارہاہوں ۔ کیا اس سے نماز اور روزے پر کوئی اثر پڑے گا ؟ کیا منی پاک ہے ؟ میں نے ایک حدیث سنی ہے ، جسمیں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر ادا فرمارہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے کپڑے سے مادہ منویہ کھرچ رہی تھیں؟ براہ کرم میری راہنمائی فرمائیں، اللہ تعالی آپ کو توفیق عطا فرمائے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مخفی عادت یعنی مشت زنی انتہائی بدترین عادت ہے ۔ اہل علم نے اسے حرام قراردیااوراس کی حرمت پر حسب ذیل ارشاد باری تعالی سے استدلال کیا ہے :

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حـٰفِظونَ ﴿٥﴾ إِلّا عَلىٰ أَزو‌ٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ﴿٦﴾ فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذ‌ٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ ﴿٧﴾... سورة المومنون

''اوروہ جواپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگراپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جوان کا ملک ہوتی ہں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اورجوان کے سوا اوروں کے طالب ہوں تووہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں ۔''

اس عادت میں بتلاانسان کوبہت سے نقصانات کاسامنا کرناپڑتاہے لہذا آپ کے لیے واجب ہے کہ اللہ تعالی کے سامنے اس عادت سے توبہ کریں اور آئندہ اس سے اجتناب کریں ۔ رمضان کے جن دنوں میں اس خبیث عادت کے مطابق عمل کیا توان دونوں کے روزوں کی قضاء دیں نیزان نمازوں کی بھی قضاء دیں جنہیں غسل جنابت کے بغیر پڑھا تھااوراگران نمازوں اورروزوں کی صحیح صحیح تعدادیادنہ ہوتوظن غالب مطابق قضاء دینا کافی ہوگا ۔ جہاں تک منی کا تعلق ہے تووہ علماء کے صحیح قول کے مطابق پاک ہے ۔ کپڑے کولگ جائے تو مستحب یہ ہے اسے دھوکریاکھرچ کراس کے نشان کوزائل کردیاجائے البتہ اسے دھونا افضل ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص486

محدث فتویٰ